# 115574- مسلمان اپنی ساری زندگی کی نیت اللہ کے لیے کیسے کرے

## سوال

مجھے ایک معاملہ سمجھنے میں مشکل درپیش ہے، ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ہر چیز اللہ کے لیے کریں، مثلا اگر میں اپنا وزن کم کرنا چاہوں یا کچھ اگر میں یہ اچھا نظر آنے کے لیے کروں تو کیا یہ نیت غلط ہوگی ؟

اور اگر یہ غلط ہے تو صحیح نیت کیا ہے جو مجھے اس طرح کا کام کرتے وقت کرنی چاہیے، جب لوگ کہتے ہیں کہ تمہیں صرف شادی اللہ کے لیے کرنی چاہیے، اور جو کام بھی کرو اللہ کے لیے کرو، اس کا عملی طور پر کیا معنی کیا ہوگا ؟

## پسندیدہ جواب

مسلمان وہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی کا مطیع اور فرمانبردار ہو اس کے احکام کو تسلیم کرے، اور شریعت کے امر اور نواہی کے تابع ہو کر اس پر عمل کرے، مسلمان اللہ کی عبادت کرتا ہے کیونکہ وہ اس کا خالق ومالک اور عبادت کا مستحق ہے، وہ اللہ تعالی کی عظمت وقیومیت اور وحدانیت پر ایمان رکھتا ہے، اللہ تعالی اس کے دل اور جان کا مالک ہے، اور اس نے اللہ کے لیے اپنی محبت کو اپنی معاش اور معاد کا مقصد بنایا ہے، اور امید رکھی ہے کہ وہ اسے قبول کرتے ہوئے نیک لوگوں میں شامل کریگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتایا ہے کہ وہ ایک مستحکم دین ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے، جو اللہ کی طرف یکسو تھے، اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے}.**

**{آپ فرما دیجئے کہ یقیناً میری نماز میری ساری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالصتا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے }.**

**{اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں}.** الانعام (161–163).

جو کوئی بھی یہ معنی سمجھ لے اور اسے اس کا شعور ہو جائے وہ اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اللہ کے قرب کی نیت رکھتا ہے، چنانچہ جب وہ سوتا ہے اس سے وہ اجر وثواب کی نیت رکھے، کہ وہ سو اس لیے رہا ہے کہ بیدار ہو کر عبادت کرنے کے لیے راحت حاصل کرے، اور جب کھائے یا پیئے تو اس سے اس کا مقصد اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے لیے قوت کا حصول ہوتا ہے، اور جب شادی کرتا ہے تو اسکا مقصد عفت وعصمت کو محفوظ رکھا ہوتا ہے، اور حرام سے اجتناب کر کے حلال میں مشغول رہتا ہے، اور جب اولاد طلب کرتا ہے تو اس کا مقصد نیک وصالح اولاد ہوتا ہے جو زمین میں اللہ کے منہج کو چلائے، اور جب کلام کرتا ہے تو خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے، اور جب خاموش رہتا ہے تو شر سے رک کر ایسا کرتا ہے.

اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے وہ اجر وثواب کی امید رکھتا ہے، اور جب تعلیم حاصل کرتا ہے، اور پڑھتا ہے تو بھی اس میں اجر وثواب کی نیت رکھتا ہے.. تو اس طرح سارے اعمال میں اس کا مقصد یہی ہوتا ہے.

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" چاہیے کہ وہ وہی مباح کام کرے جو اس کے لیے اطاعت وفرمانبرداری میں ممد ومعاون ہوں، اور اس کا اس سے مقصد اطاعت میں معاونت ہو " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (10/460–461).

ایک مسلمان اپنی زندگی اور سارے اعمال کس طرح اللہ کے لیے بنانے کی نیت کر سکتا ہے، جو اختصار کے ساتھ بیان ہوا اور اسے دو چیزوں میں اجمالی طور پر بیان کرنا ممکن ہے :

1–وہ اپنے اعمال میں شریعت کا التزام کرے، نہ تو کوئی واجب اور فرض ترک کرے، اور نہ ہی کسی ممنوعہ امر کا مرتکب ٹھرے.

2–وہ اپنے دل احساس رکھے کہ وہ اس عمل کے ذریعہ اجروثواب اور اللہ کے قرب تک کیسے پہنچ سکتا ہے چاہے وہ اصل میں دنیاوی کام ہی ہو.

اور یہ چیز وزن کم کرنے کے متعلق آپ کے مخصوص سوال پر فٹ کیا جا سکتا ہے، چنانچہ جو شخص اپنی صحت کی حفاظت کرنے کے لیے وزن کم کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ اپنے واجبات اور فرائض کی بجا آوری اور اللہ کے حقوق کی مکمل طور پر ادائیگی کر سکے، یا اس کا ارادہ بیوی کے لیے خوبصورت بننا ہو تا کہ وہ آپس میں سعادت و مودت اور محبت کی زندگی بسر کر سکیں، یا اس مخلوق کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے کا ارادہ ہو تا کہ وہ لوگوں کے درمیان مقبول بن سکے، اور ان سے تعلقات رکھ سکے، تو یہ ایک اچھا اور بہتر مقصد ہے ان شاء اللہ اس پر اسے اجروثواب حاصل ہو گا.

اسی طرح اس مباح فعل سے وہ کفار کی مشابہت، یا پھر نوجوان لڑکیوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لیے خوبصورت بنے، یا اس طرح کے دوسرے شیطانی مقاصد تو اس سے وہ سزا اور گناہ کا مستحق ٹھرے گا.

اور اسی طرح باقی سارے مباح امور سر انجام دینے والے کو اجروثواب اسی صورت میں حاصل ہو گا جب وہ اس میں خیر و فضل اور اجروثواب کے مقاصد کی نیت کرے.

ابن الحاج رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مباح نیت کے ساتھ مندوب میں منتقل ہو جاتا ہے" انتہی

دیکھیں : المدخل (1/21).

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے ان مقربین کے خواص ذکر کیے ہیں اچھی اور بہتر نیت کی وجہ سے جن کے حق میں مباح امور اطاعت و فرمانبرداری اور تقرب میں بدل جاتے ہیں، تو ان کے حق میں مباح متساوی طرفین نہیں ہوتے، بلکہ ان کے اعمال راجح ہیں" انتہی

دیکھیں : مدارج السالکین (1/107).

اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا :

"تم جو بھی نفقہ اور خرچ کرو اور اس سے مقصد اللہ کی رضا ہو تو اس پر تمہیں اجروثواب حاصل ہو گا، حتی کہ جو چیز تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھتے ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (56) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث پر تعلیقا کہتے ہیں :

"اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ : جب مباح چیز کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے تو وہ اطاعت بن جاتا ہے اور اس پر اجرو ثواب حاصل ہوتا ہے ، اور اسی چیز پر متنبہ کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو"

کیونکہ انسان کی بیوی دنیاوی حصہ میں سب سے زیادہ خاص چیز اور اس کی مباح شہوات اور جائے پناہ ہے ، اور جب وہ اس کے منہ میں لقمہ رکھے تو عام طور پر عادتا مباح سے ہنسی و مزاح اور اور لذت حاصل کرنے میں شامل ہوتا ہے ، اور یہ چیز اطاعت و فرمانبرداری اور اخروی امور سے سب سے زیادہ بعید ہے ، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اگر اس لقمہ میں بھی اللہ کی رضا کا مقصد ہو تو اس سے اجرو ثواب حاصل ہوتا ہے ، تو اس حالت کے علاوہ دوسری حالتوں میں جب اللہ کی رضا کا ارادہ ہو تو بالاولی اجرو ثواب حاصل ہوگا ، اور اس ضمن میں یہ بھی آتا ہے کہ انسان جب کوئی ایسا کام اور چیز کرے جو اصل میں مباح ہو، اور اس کا مقصد اللہ کی رضا ہو تو اسے اس پر اجرو ثواب حاصل ہوگا یہ بالکل اس کھانے کی طرح جس میں یہ نیت کی جائے کہ اس سے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں تقویت حاصل کرنی ہے ، اور اسی طرح نیند سے ارادہ یہ ہو کہ وہ نشیط اور چست ہو کر عبادت کے لیے اٹھ سکے ، اور اپنی بیوی اور لونڈی سے استمتاع اور فائدہ اس لیے حاصل کرتا ہے تاکہ اپنی نظر اور نفس کو حرام سے بچا سکے ، اور بیوی کا حق پورا کر سکے ، اور اسے نیک و صالح اولاد مل جائے ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کا معنی بھی یہی ہے :

"اور تم میں سے کسی ایک کے ٹکڑے ( شرمگاہ ) میں بھی صدقہ ہے"

واللہ تعالی اعلم " انتہی

دیکھیں : شرح مسلم (77/11).

اور امام سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مباح امور اور عادات میں اگر انسان نیک نیت رکھے تو بندے کو اس کا اجرو ثواب حاصل ہوتا ہے ، اس کی انہوں نے جو دلیلیں دی ہیں ان میں سب سے بہتر اور اچھا استدلال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے ہے :

"اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو"

اس لیے اگر اس سے اللہ کے قرب کا مقصد ہو تو اس پر انسان کو اجرو ثواب حاصل ہوتا ہے ، اور اگر وہ قرب کا مقصد نہ رکھے تو اسے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوتا " انتہی

دیکھیں : شرح نسائی للسیوطی (19/1).

اور اس سلسلہ میں اہل علم کی جانب سے بہت ساری نقول موجود ہیں.

مزید آپ سوال نمبر (69960) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن ہمارے سائل بھائی آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے مباحات میں اچھی اور قرب کی نیت کرنے کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ بطور وجوب اور لازم نہیں؛ کیونکہ اگر یہ واجب اور لازم ہو تو مباح نہیں ہوگا ، بلکہ وہ واجب ہوگا اور اس کے ترک کرنے پر انسان گنہگار ہوتا ہے .

لیکن جس شخص کا کسی کام کو سرانجام دینے میں مقصد صرف اپنی نفسی رغبت، یا اپنی شہوت یا حاجت وضرورت پوری کرنا ہو، یا مباح سے فائدہ حاصل کرنا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں جو وہ کر رہا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے علم ہو کہ وہ جو کر رہا ہے اس کی شریعت نے رخصت اور اجازت دی ہے؛ لیکن جس طرح مجرد وہ عمل کرنے کا اس پر کوئی گناہ نہیں اسی طرح اس کو مجرد وہ عمل کرنے کا کوئی اجر وثواب حاصل نہیں ہوگا.

واللہ اعلم.